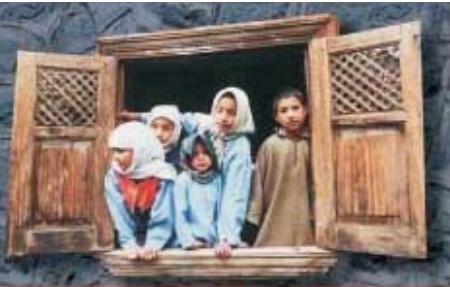


اسکول کی جانب

سمیتا جین



آنکھوں میں جائے ہندوستان آگئیں۔ تی دلی میں انہوں نے کچھ لئے (ہندوستانی تخلیقیوں کے ایک گروپ بھارتی اسٹرپ ایزیری کی خراقی شاخ) بھارتی فاؤنڈیشن سے بڑی فیاضانہ دی۔

آج ہندوستان میں ”گواگ نو اسکول“ کوچوں اور اساتذہ دونوں میں بہت بڑے پیارے پرستیوں اور کامیابی میں یونیورسٹی

کے ذمہ پر فرض آیا کہ وہ اڑیسہ، بہار، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش،

کرناٹک، گجرات اور ہریانہ میں سرکاری اسکولوں میں یونیورسٹی

کے منصوبوں کی کامیابی کی دستاویز بندی کریں۔

لیزانے اس ملازمت کے سلسلے میں مختلف ریاستوں کے جودوں سے جو کہ سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کو بلا معاوضہ فراہم کئے ان دروں نے ان کی زندگی کا رنگ بدلتا۔ انہی دروں کے

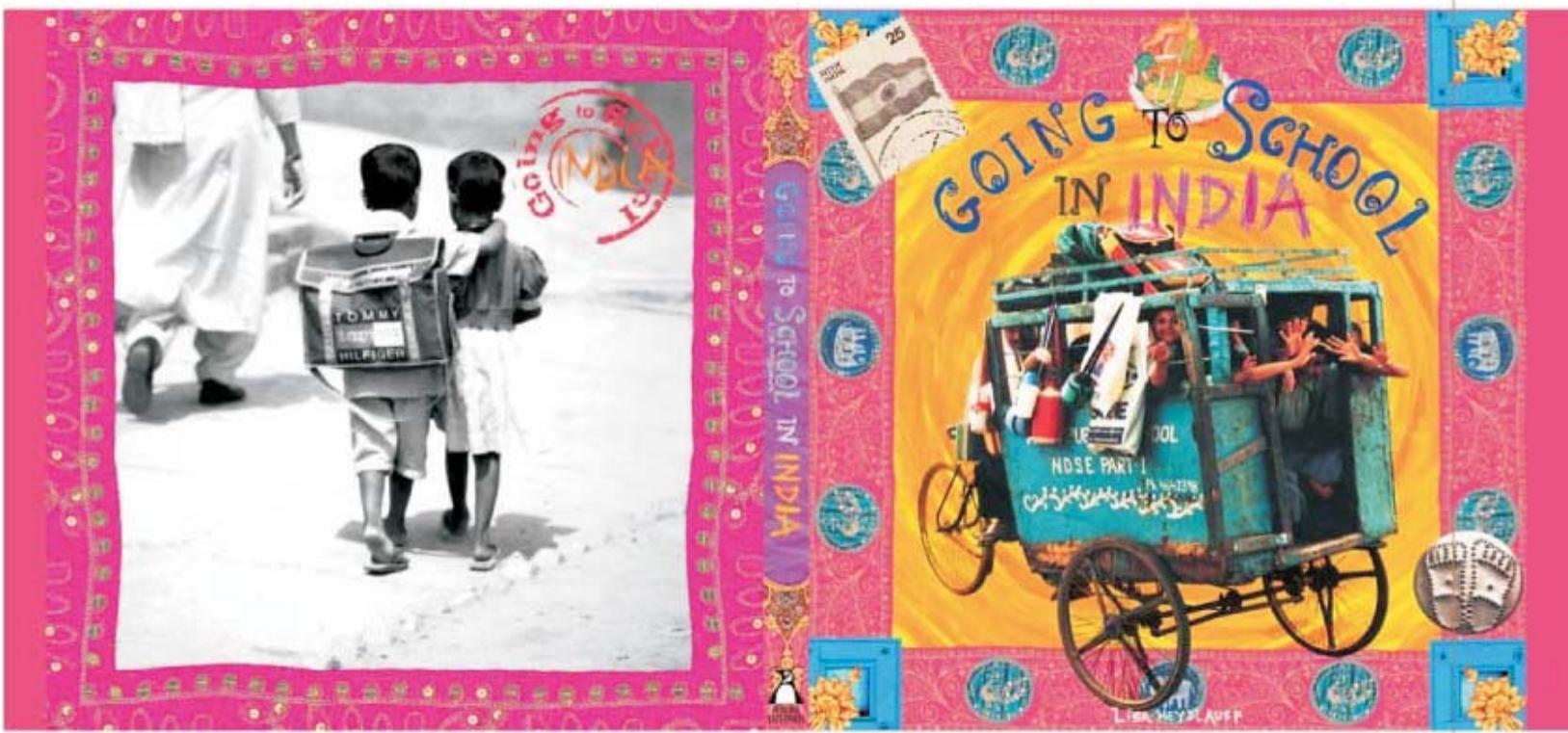
دوران مختلف جغرافیائی اور ثقافتی خطوں سے اسکول پہنچنے کے لئے سفر

کرنے والے بچوں سے ملاقات کے دروانہ ہیڈ لاف کے ذہن میں

”گواگ نو اسکول“ کا خیال پیدا ہوا جس کی مددیا کے سہارے بچوں

رنگارنگ کتابوں، فلموں اور روول ماذلوں کے ذریعہ بچوں کو ترغیب

لیزا ہیڈ لاف کا دفتر کوئی معمولی کارگاہ نہیں ہے۔ جیسے ہی میں نے قدم اندر کے ایک پیارے سے کتے نے اچھا اچھل کر میرا استقبال کیا۔ اندر رنگارنگ دیواروں پر آرٹ کے نمونے لئے ہوئے تھے۔ کتابوں کی الماریوں میں کہانیوں کی سیکلوں کی زبانوں کی میں آئی ہوئی تھیں۔ یہ کتابیں پوری دنیا سے آئی ہوئی ہیں، مختلف زبانوں کی ہیں اور ان کے ڈیزائن بھی جدا گاہ ہیں۔ اس کمرے میں جو دوسری چیزیں اپنی طرف تو جرم کر کی ہیں ان میں تحقیقی



کو پڑھائی کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ اس کے باہر میں لیزانے چاٹصوری رنگارنگ کتابجہ ”گواگ نو اسکول ان اندیا ان بچوں کی مثبت کہانیوں پر مشتمل ہے جو جغرافیائی، معاشرتی اور جسمانی پریشانیوں کے باوجود ان اسکولوں تک پہنچے

چانے والے اکسی بچج کی زندگی کے ایک دن کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ یہ فلیٹیں بچوں کے مقابل چینلوں پوکو، کارٹون نٹ ورک اور بیٹھل چیوگر فنکس پر دن میں دوبارہ کھائی جاتی ہیں۔ تکمیل کے بعد رابطے اور خواتین و اطفال کی فلاں کے لئے کچھ کرنے کا خواب پروجیکٹ کیلئے اہنگی سرمایہ حاصل کرنا کافی مشکل تھا لیکن آگے پہل

تو انہی سے تیار کئے گئے پوستر، تی شرت اور لیکنڈر ہیں۔

لیزا ہیڈ لاف جس بیرونی میں ہیں، اس میں صحیح معنوں میں تعلیمیت اور رنگ تی اصل بچوں ہیں۔ لیزا ہیڈ لاف نے تی دلی میں اپنی ایک غیر منافع بخش تخلیقی ”گواگ نو اسکول“ بنارکی ہے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ پورے ہندوستان میں جو دن اسکول جانے والے بچوں کی زندگی کی حقیقی کہانیوں کو تختیلی اور تحریک بخش ذاتی میں رہتے ہیں۔ لیزا ۱۹۹۸ء میں تھوڑے سے پیے، تھوڑے سے ابلاغ کے توسط سے پیش کیا جائے۔ انہوں نے تعلیم کیا کہ اس پروجیکٹ کیلئے اہنگی سرمایہ حاصل کرنا کافی مشکل تھا لیکن آگے پہل

کہانیاں پڑھائی، دکھائی اور سائی جائیں گی تاکہ وہ اپنی زندگیاں، اپنی برادریاں اور اس طرح اپنی قوم کو بدلتے کے اہل ہو سکیں۔

جو تو یہ ہے کہ اگرچہ ”گواگٹ نو اسکول“ اپنی باتیں رکھوں اور محیل کو دیکھ لے رکھوں کو پڑھنے کے لئے اسکول جاتے رہنے کا حوصلہ ہے۔ ان احمد آبیوں میں ماہوری کماری اور اعیناً کوشہا کے نام شامل ہیں۔ ”گواگٹ نو اسکول“ آنے والے برسوں میں مزید کام مکمل کرے گا۔ ہیڈ لاف کو ایسید ہے کہ بُلی این اتر پرے نہو پورے ہندوستان اور سال کی اعیناً کوشہا بہار میں شہد کی مکھیوں کی پرورش کرنے والی پہلی اور ”گواگٹ نو اسکول“ کے مخصوصوں میں اگلا مخصوص عالمی سطح پر کوئی خاتون کے درجے پر رکھیں۔ ان دلوں لڑکوں نے پڑے سخن حالت کے باوجود اپنی اسکول کی تعلیم مکمل کی اور یہی تعلیم ان کی انگوں کی محیل کے لئے بُلیا دنیا بات ہوئی۔ ہیڈ لاف نے بتایا ”گرل اسٹارس معقول لڑکوں کی غیر معقول کہانیاں ہیں۔ کوئی بھی گرل اسٹار ایسی فوجوں لا کی یا عورت ہوئی ہے جو اپنے کام کے لئے اہل بن کر ابھر کی اور اس بیان پر انہر کی کروہ ایک ایسی بڑی برادری کا حصہ ہے جس میں ہر کوئی حالات کو بدلتے ہیں اور اسکو جانا بھی ایک کھیل ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی لگتا ہے کہ فی الحال یہ زیادہ لاف کا گھر والوں جانے کا کوئی مخصوص بھی نہیں ہے۔

لیزا ہیڈ لاف نے کہا ہے ”میں ہر روز اس احساس کے ساتھ جا گتی ہوں کہ میں آج جو کچھ بھی کرتا ہے وہ اہم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے ہر روز اپنی زندگی کو دیکھنے کا پھوک طریقہ نہ بدلتے

اور مدھیہ پروریش کا دورہ کیا اور ان ریاستوں کے شہروں قصبات اور دیہات میں لوگوں سے بات چیت کر کے ایسی ۱۵ خواتین کو خلاش کیا

جس کو نہیاں کروارہنا کراس خواتین سے پیش کیا جاسکتا ہے کہ انہیں دیکھ کر لڑکوں کو پڑھنے کے لئے اسکول جاتے رہنے کا حوصلہ ہے۔

ان احمد آبیوں میں ماہوری کماری اور اعیناً کوشہا کے نام شامل ہیں۔ ماہوری کماری ایک ایسی خاتون ہیں جنہوں نے سماجی روشنیوں سے بعاثت کی اور اتر پروریش میں اپنے گاؤں میں لیدی ہن کرا بھر س جبکہ ۲۷۸

سال کی اعیناً کوشہا بہار میں شہد کی مکھیوں کی پرورش کرنے والی پہلی اور ”گواگٹ نو اسکول“ کے مخصوصوں میں اگلا مخصوص عالمی سطح پر کوئی خاتون کے درجے پر رکھیں۔ ان دلوں لڑکوں نے پڑے سخن حالت

کے باوجود اپنی اسکول کی تعلیم مکمل کی اور یہی تعلیم ان کی انگوں کی محیل کے لئے بُلیا دنیا بات ہوئی۔ ہیڈ لاف نے بتایا ”شیلی“ ”گواگٹ گلوبن“، کہیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی لگتا ہے کہ فی الحال یہ زیادہ لاف کا گھر والوں جانے کا کوئی مخصوص بھی نہیں ہے۔

لیزا ہیڈ لاف نے کہا ہے ”میں ہر روز اس احساس کے ساتھ جا گتی ہوئی ہے جو اپنے کام کے لئے اہل بن کر ابھر کی اور اس بیان پر انہر کی کروہ ایک ایسی بڑی برادری کا حصہ ہے جس میں ہر کوئی

حالات کو بدلتے ہیں مدد کرنے کے لئے مل کر کام کرتا ہے۔ اس

ہے، جن میں واٹشنس ڈی سی کی گلوبن فنڈ فار چلڈرن، گلوبن گیڈنگ اور اسکو ان تو ویزس فار ویزس پلک شاہل ہیں۔

لیزا ہیڈ لاف کو اس کا پورا لیقین ہے کہ کسی پیچے کی زندگی میں کلیدی عصر تحریک ہے اور ”گواگٹ نو اسکول“ کے پروگرام اسی کی عکاسی کرتے ہیں کیونکہ ان پر گراموں میں جغرافیائی، جسمانی یا سماجی چیلنجوں کے باوجود اسکول جانے میں کامیاب ہوتے والے بچوں کی

کامیابی کی کہانیاں سنانے پر ساری تو چہ مركوز کی گئی ہے۔ لیزا نے کہا ”مجھے اس بات کا اندازہ ہوا کہ اس پر تو میدیا میں بہت کچھ لکھا ہے جا رہا ہے کہ کون سی چیز کامیاب نہیں ہوئی لیکن اس کے بارے میں کچھ نہیں لکھا جاتا کہ کیا کارگر ہوا۔ مجھے لیقین ہے کہ تحریک سے دنیا بدلتی ہے۔ اور میں نے جیسے جیسے زیادہ سے زیادہ سفر کے مجھے لگا کر تعلیم کے بارے میں بہت کہانیاں سائی اور عمرہ طریقے سے کی جا سکتی ہیں جن میں یہ بتایا جاسکتا ہے کہ اسکول بچوں کی زندگیوں سے مطابقت رکھتے ہیں اور اسکول جانا بھی ایک کھیل ہے۔ اس کے علاوہ عوامی تھیں اور افراد بچوں کے اسکول جانے کا طریقہ تبدیل کر سکتے



Kneeling beside a tray of precious freshwater, the children take turns blowing drops of oil paint into delicate designs. Anji dips in a piece of paper, admires her creation, and carefully carries it out into the desert to dry.

Just as there is no water in this desert, there is no electricity. Roju, age 10, explains, "We had TV in the village, but here we have not seen it for a while. I don't like it when we have a holiday from this school in the desert because then I do not get to see my friends or

watch TV. I always wait for Monday to go to school."

Munna marches past, carrying his oil painting outside. "If we stay at home we have to work, watch the noisy pump, and make sure nothing breaks. You can get hurt. It is much better to come to school. We come when we see the mirror."

Tent-school teachers call children to school by catching light with a mirror and focusing that light on a distant house. Sounds of voices or school bells are lost in the desert. When the kids see the reflecting light, they know it is time to come to school.

I always wait for Monday to go to school."

Seeing the other children collect their tiffin tins; Anji does the same. She finds a place to sit in the shade and opens up her tiffin tin to share her lunch with her friends. Tearing a piece of chapati, she rolls the

Chunda, age 10, raises his voice because he has some suggestions. "We have a mirror, but we need another mirror to see how we look and make our hair nice, a drum to sing songs, a cricket bat and ball, and, because we have used them all up today, more paints." Standing up, Chunda continues, "And more bicycles so everyone can come to school! I come here because I want to be a teacher in the tent school so I can do something good for salt-pan workers."

Chunda walks toward the door and dips out of the tent, announcing, "Lunchtime!"

Seeing the other children collect their tiffin tins; Anji does the same. She finds a place to sit in the shade and opens up her tiffin tin to share her lunch with her friends. Tearing a piece of chapati, she rolls the soft flat bread in her sun-baked hands and watches the wind play with the edges of her oil painting in the desert.



Komesh, age 5, his sister, Sama, age 12, and his brother, Chunda, age 10, ride three on a bicycle to school. They travel six kilometers, and it takes them one hour. Komesh has a red bandage around his ankle because his foot got caught in the bicycle wheel.

لیکن وہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سبی زیادہ بڑے پیانے پر زندگی کو وسی کی دیکھ سکتی کر زندگی ہے۔ تحریک یا ترغیب ایک ٹانی میں ملتی ہے اور آپ کی زندگی کی سمت بدلت جاتی ہے۔ تم لوگ بھی کرتے ہیں، بچوں کو ترغیب دیتے ہیں اور تبدیلی کی ترغیب دیتے ہیں۔ ایک بخت میں جتنے دن یہ کام ممکن ہو، کرتے ہیں۔

صحا میمن امریکی فری لائس رائٹر ہیں اور تی دلی میں رہتی ہیں۔

کے اندر یہ سلسہ شروع کرنے کی جرأت ہے اور اتنی طاقت ہے کہ وہ ہر کسی کو اپنے سامنے رکھنے کے لیے مل سکے۔

لیزا ہیڈ لاف اور ان کی ٹائم اپ ”گواگٹ نو اسکول“ کے تازہ ترین اور شاید سب سے زیادہ عظیم الشان پروجیکٹ ”بی این اٹر پرے نہو“ کے مکمل ہونے کا بے تابی سے انتشار کر رہی ہیں۔ یہ

۵۰ کتابوں ۱۳۰ قسطوں کی فلم اور ۳۰ قسطوں کے ریڈی یو سریز پر مشتمل ہے جس میں ہندوستان میں محروم طبقات کے بچوں کو ۵۰ کو

ہیں بشرطیکہ وہ امکانات پر لیقین کریں اور اس کی کوشش بھی کریں۔“ ”گواگٹ نو اسکول“ اپنے دوسرا سے مرحلہ میں ہے۔ اس وقت

گرل اسٹارس شروع کیا گیا ہے جس میں عام خواتین اور لڑکوں کو ایسے لائق کر دیا گیا ہے، جنہوں نے اسکول جا کر اپنی زندگیاں بھی بدلتیں اور دوسروں کی بھی۔ اس پروجیکٹ کیلئے

لیزا ہیڈ لاف اور دلی میں رہنے والے ان کے چھ ساتھیوں نے ہندی بولنے والے علاقوں اتر پروریش، بہار، راجستھان، جھارکھنڈ